





ایک دفعہ پھر مل روڈ کی پٹری پر اس کی طرح مٹ گشت کرنا لگا  
ایک ہوٹل میں آر سٹراچ رہا تھا۔ ہوٹل کا باہر بہت سے مقلوب  
الحال لوگ حسرت سے اندر دیکھ رہا تھا کہ وہ نوجوان بھی چند لمحے  
رکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔

راستے میں وہ ایک بک سٹال اور قالین فروش کا پاس رکا۔ شام  
ہے اب تک کوئی چہرہ اسے اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکا تھا۔ اب وہ بالی کورٹ  
کا سائبر سٹرک عبور کر رہا تھا۔ کچھ سے ایک اینٹوں سے بھی تر و فتلا  
لاری آئی اور اسے چلتے ہوئے لٹک گئی۔ رات کی تاریکی سے  
فائدہ اٹھا کر ڈرائیور لاری بھاڑھا گئے۔ نوجوان سٹرک پر زخمی  
حالت میں پڑنے لگا۔ لوگ جمع ہو گئے اور سٹرک پر سے گزرتے  
لٹکے والے ایک ٹریفک انسپکٹر کی مدد سے نوجوان کو ایک کار میں  
ڈال کر میڈیسیٹل ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ ابھی اس میں رقیق ہر جان  
باقی تھی۔ اسے سٹریچر پر ڈال کر آپریشن روم لے گئے تیل کی خوش بو  
بھی تک باقی تھی۔ اس کے دو کون تانگیں بڑی طرح کچل گئی تھیں۔ خون  
بڑی مقدار میں بہہ چکا تھا۔

آپریشن روم میں جب اس کا لباس اتارا جا رہا تھا تو جوں ہی  
گلوبہ اترائی نہیں حیران ہوئیں کیونکہ نوجوان خمیض سے محروم تھا  
اور کورٹ کے نیچے ایک پھٹا پڑا سوٹر اور خستہ حل پہنا ہوا تھی۔ پینٹوں بھی  
اسنٹائی پرانی اور گھسی ہوئی تھی۔ جیسے بیٹ کی بجائے پرانی تھی ٹکٹائی سے  
بانھا گیا تھا۔ پاؤں میں آبی جیسی حرا ہیں نہ تھیں اور اتنی پرانی اور بڑھی  
ہوئیں تھیں کہ نوجوان کی میلی ایریاں دکھائی دیں۔ نوجوان دم توڑ چکا تھا  
نوجوان کی جیبوں سے کنگھڑا، رومل، آدھا سگریٹ، ڈائری اور اشتہار  
پر آمد ہوئے۔ ان میں سے کہ بیکری چھڑی جو حادثہ میں لپٹی تھی، اس  
فہرست میں شامل نہ تھی۔



# سوال نمبر ۱۲

## مقالہ نویسی

( دو طلب علموں کے درمیان استلا کے احترام کے بارے میں )

علی: السلام علیکم

احمد: وعلیکم السلام

علی: یہاں بہت گرمی ہے، سامنے باغ میں جا کر بیٹھتے ہیں؟

ہاں ٹھیک ہے

احمد: کیا آپ نے سوچا ہے کہ ہمارے استاد کا ہم پر کیا حق ہے؟

علی: استاد وہ ہے جو ہمیں سیدھا راستہ اور حکمت سکھاتا ہے۔

احمد: بالکل سچی بات آپ نے

علی: میں تو اس بات پر غور فکر کر رہا تھا کہ استاد ہمیں صرف کتابی علم نہیں

احمد: بلکہ زندگی کے اوصول بھی سکھاتا ہے

علی: اُن کی عزت اور احترام کرنا ہمارا فرض ہے

احمد: سچی بات لیکن آج کل کے طلبہ کو دیکھ کر دُکھ ہوتا ہے۔ نئے نئے استاد

کی عزت نہیں کرتے

علی: سچی بات یہ کہ وہ بالکل برائے رہتے ہیں یا گفتگو میں مصروف رہتے ہیں

احمد: ہاں! یہ بہت غلط بات ہے۔

علی: قرآن اور حدیث میں بھی استاد کا مقام کو بہت بلند کیا گیا ہے

احمد: جی ہاں! ایک حدیث میں استاد کا درجہ باپ کا برابر دیا گیا ہے۔

علی: اور اگر ہم استاد کا احترام نہیں کریں گے تو علم کی بہت سے

محرمات کو جائیں گے

احمد: ہاں میں آپ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں

جی ضرور

احمد: کہ اگر ہم استاد کی باتوں کا دنیا میں عمل کریں تو یہ اُن کا بہت بڑا

انعام ہوگا

علی: یہ بلکہ ہمیں اُن کا احترام ہی نہیں پر بات پر عمل کرنا چاہیے



اور اگر کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً معافی مانگ لینا چاہیے

احمد یہی بات ہے اچھو علی

علی: چلو بیلز بچ گئی ہے اب ہم استاد کا سامنے تمیز سے بیٹھیں گے

احمد: ہاں اور دھیان سے سبق پڑھیں گے

علی: اچھی بات ہے یہی ایک اچھو طلب علم کی نشانی ہے

احمد: اب سب کو استاد کا مقام اور عزت کرنی چاہیے۔